www.KitaboSunnat.com



"وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا[1] الآية!"

(آلِ عمران : ۱۰۳)

تو پڑھنے سننے والوں میں سے کسی ایک کو بھی اس کے جھٹلانے کی جرأت نہ ہوئی ــــ یقیناً یہ تاریخِ انسانی کا ایک حیرت انگیز انقلاب اور عظیم ترین معجزہ تھا!

ــــ یہ معجزہ کیونکر رُونما ہوا؟ ــــ ظاہر ہے کہ قرآنِ مجید کو اپنی عقل سے سمجھنے کی بنا پر نہیں ــــ اسے تاویلوں کی سان پر چڑھانے سے نہیں ــــ کسی وضعی دستور کو اس پر حاکم بنانے سے نہیں ــــ کسی اسمبلی میں اس پر بحث کرنے سے نہیں ــــ اس کے نفاذ کے لارے لپّے لگانے سے نہیں ــــ اس کے احکام کو زمانے کے تقاضوں کے مطابق ڈھال کر نہیں ــــ اور کسی جاہل کی ذہنی اپج "مرکزِ ملت" کی تلاش کر کے اسے خدا اور رسول کا مقام دے کر یہ انقلاب رونما نہیں ہوا! ہاں بلکہ یہ معجزہ، یہ انقلاب ایمان و عمل کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے، خدا کے اِس کلام کو، خدا ہی کے اُس رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ــــ کہ جس پر یہ کلام نازل ہوا تھا ــــ کی زبانِ نبوت ترجمان سے سمجھ کر، اسی کے اسوہ حسنہ کو بطورِ نمونہ اپنا کر، اسی کی سنت کو حرزِ جان بنا کر اور اسی کے قول و فعل اور تقریر کو قرآنِ مجید کی تفسیر کی صحت کا معیار قرار دیتے ہوئے، زندگی کے ہر شعبہ حیات میں اس کی تعلیمات کو جاری و ساری کر دینے سے رونما ہوا ــــ کہ قرآنِ مجید کی صداقتوں کا امین تو وہی رسولؐ ہے ــــ "كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ"[2] کی صفت سے موصوف بھی وہی ہے ــــ "وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ"[3] کی کامل تفسیر بھی وہی ہے ــــ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ"[4] کا مہبط بھی وہی ہے ــــ اور "وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ

---

[1] "اور خدا کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے۔" [2] "حضورؐ کا خلق خود قرآنِ مجید ہے۔" [3] "(اے نبیؐ) ہم نے آپؐ کی طرف یہ ذکر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ اسے لوگوں کے سامنے بیان کریں" (النحل ۴۴) [4] "تمام تعریفیں اللہ رب العزت کو لائق ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی۔" (الکہف : ۱)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الحِکْمَۃَ [1] کے منصب کا تاجدار بھی وہی رسولؐ ہے ـــــ لہٰذا اسی رسولؐ کی سنّت کو قرآنِ مجید کی ابدی، دائمی، متعین اور غیر متبدل تعبیر و تفسیر کی حیثیت حاصل ہے ـــــ یہی سنّتِ رسولؐ قرآنِ مجید کی تفسیر کی صحت و سقم جانچنے کا واحد معیار ہے، اور جس سے ذرہ برابر انحراف کی سزا اس دنیا میں گمراہی اور آخرت میں جہنّم ہے:

"فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ" ! (النور: ۶۳)

جو لوگ ان (رسول اللہ) کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے کہ (مبادا) فتنے ان کو اپنی لپیٹ میں لے لیں یا ان پر دردناک عذاب نازل ہو!"

نیز فرمایا:

"وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۚ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا" ! (النساء: ۱۱۵)

"اور جو شخص ہدایت کی تبیین کے بعد رسول اللہؐ کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا کسی اور راہ پر چلے، تو ہم اسے اُدھر ہی پھیر دیں گے جدھر اس نے منہ اٹھالیا ہے اور (یہی نہیں بلکہ) اسے ہم (روزِ قیامت) جہنم میں بھی داخل کریں گے۔ جو (بہت ہی) بری جگہ ہے"

---

چنانچہ جب اس سنت سے منہ موڑ لیا گیا، قرآنِ مجید کو اس سے الگ کر دیا گیا، تو گویا ڈوری ٹوٹ گئی اور موتی بکھر کر رہ گئے ـــــ پھر فتنے نمودار ہوئے، فرقے وجود میں آئے اور گروہ بندیاں ظہور پذیر ہوئیں ـــــ انہی کو پالنے کے لئے قرآنِ مجید کی غلط، من مانی تفسیریں ہوئیں اور انہی کی تعمیر کے لئے آیاتِ الٰہی کو بطور اینٹیں اور گارا استعمال کیا گیا ـــــ "محکمات" کی تاویل کی ضرورت پیش آئی اور "متشابہات" سے فتنوں کی تلاش ہوئی ـــــ قرآنِ مجید کو سستی خواہشات کی بھینٹ چڑھایا گیا ـــــ نتیجہ یہ نکلا کہ:

---

[1] "یہ (رسولؐ) انہیں (مومنوں کو) کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔" (آلِ عمران ۱۶۴)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ